فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۰/۲۵ | ۵ رجمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۳۰ ہجرت ۱۳۵۰ ہش ، ۳۰ رمئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۲۳

# اخبار احمدیہ

86

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۸ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔"
احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں دعا کی اہمیت اور اس کے لوازمات کو واضح کیا اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کا بطور یاد دہانی ذکر فرمایا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ موجودہ ایام میں احباب جماعت کو پاکستان کی ترقی واستحکام اور اس کی اقتصادی و معاشرتی مشکلات کے ازالہ کے لئے خصوصیت سے دعا کرنی چاہیئے۔ نیز یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مخالفت کے بُرے اثرات سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے اور حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ کل ۲۸ ہجرت کو بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارویں تربیتی کلاس "ایوان محمود" میں شروع ہوگئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج غانا (مغربی افریقہ) نے تقریر اور پھر اجتماعی دُعا کے ساتھ کیا۔ پہلے روز ہی ۲۰۸ مجالس کے ۳۳۳ نمائندگان کلاس میں شامل ہوئے۔ اتنی مجالس اس سے قبل کبھی کلاس میں شامل نہیں ہوئیں۔ الحمد للہ
(اس تقریب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## حقیقی پاکیزگی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرے اور پاک زندگی کا خواہاں ہو

### اس کے حصول کے لئے تین باتیں ضروری ہیں تدبیر(۱) اور مجاہدہ۔ دُعا(۲) اور صحبت صالحین(۳)

"حقیقی پاکیزگی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے۔

اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس وخاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے اور چاہیئے کہ اسی دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے۔ اور اس کی کمزوریاں دُور فرمائے۔ اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دُعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دُعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔

تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔

کامل طور پر پاک ہونے کیلئے صرف معرفت ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ پُردرد دُعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کیلئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بکا اور صدق وصفا اور دردِ دل سے پُر ہوں تم دیکھتے ہو کہ بچہ شیر خوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی ماں کا دُودھ اترنے کیلئے شیر خوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دُودھ اترتا ہے پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ تا وہ روحانی دودھ اترے اور اسے سیراب کرے۔"

(براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۳۳-۳۴)

## خلیفۂ وقت کی دُعائیں شامل ہوں

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاء مبارک کے مطابق دُعاؤں میں لگے رہیں کہ:۔
"اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں اور آپ سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی میری اس دُعا میں اپنی دُعاؤں کو شامل کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا کر دے کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر کم از کم ۳۰ میڈیکل کلینک وہاں ان ملکوں میں کھول دئے جائیں۔"
(روزنامہ الفضل ۲۱ رشہادت ۱۳۵۰ ہش)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر وایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دعا کو قبولیت کی حد تک پہنچانے والے دو محرک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تین امور کے متعلق ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ ان میں سے ایک امر کا تعلق پاکستان کی موجودہ اقتصادی اور معاشی مشکلات کے دور ہونے سے ہے دوسرے امر کا تعلق غلبۂ اسلام کی عالمگیر جدوجہد میں مخالفین اسلام کی طرف سے پیدا کی جانے والی مشکلات کے دور ہونے سے ہے اور تیسرے امر کا تعلق خود حضور ایدہ اللہ کی حالیہ علالت کے باقی ماندہ اثرات دور ہو کر حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل صحت عطا ہونے سے ہے۔ ان تینوں امور کی کسی قدر تفصیلات الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ جملہ احباب جماعت اپنے جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آج کل ان تینوں اہم امور کے متعلق پورے تعہد اور التزام سے دعائیں کرنے میں مصروف ہوں گے۔ اس لئے کہ دعا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہماری روحانی غذا ہے اس کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ تحریک نہ بھی ہو تو بھی ایک حقیقی احمدی اپنے وطن کی سالمیت و استحکام اور ترقی و خوشحالی، دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی جدوجہد کی کامیابی اور امام وقت کی صحت و عافیت اور اس کے مقاصدِ عالیہ کی تکمیل کے لئے مسلسل دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ اب جب کہ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دعاؤں کی باقاعدہ تحریک کی گئی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی پہلے سے بڑھ کر تعہد التزام اور جوش کے ساتھ دعاؤں میں مصروف نہ ہو گیا ہو۔ وہ کیونکر دعاؤں میں غیر معمولی شغف اور انہماک نہ دکھائے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اسے دعاؤں کی قبولیت پر زندہ ایمان نصیب ہوا ہے۔ وہ دلی بصیرت اور ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر جانتا ہے کہ دعا ایک زبردست طاقت ہے جو ایک خشک ٹہنی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے جو بات ناممکن نظر آتی ہو دعا اسے بھی ممکن کر دکھاتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے — اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

موجودہ ایام میں جب کہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے میں مصروف ہیں ہم یاد دہانی کے طور پر انہیں قبولیتِ دعا کی ایک نہایت ضروری شرط کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دلی جوش کے ساتھ مانگی جائے۔ جو دعا دلی جوش کے ساتھ نہ مانگی جائے ضروری نہیں کہ وہ جناب الٰہی میں قبولیت کا شرف پا سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔" (براہین احمدیہ حاشیہ ص ۶۲۲)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا میں جوش کیسے پیدا ہو؟ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ وہ کون سے محرکات ہیں جن سے دعا میں جوش پیدا ہوتا ہے اور دعا قبولیت کے مرتبہ تک پہنچتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جوش دلانے والے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامعِ صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج خیال کرنا۔ یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں وجہ یہ کہ انسان کی دعائیں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے۔ اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ نہایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمان اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔" (براہین احمدیہ۔ حاشیہ ص ۵۴۶، ۵۴۷)

دعا میں جوش پیدا کرنے والے ان دو محرکوں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ ان دونوں محرکوں کے پیش ہونے کے بغیر حقیقی دعا جو قبولیت کا شرف پاتی ہے ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتشِ شوقِ الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتی۔" (براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۴۹)

موجودہ ایام میں جب کہ حضور ایدہ اللہ نے تین اہم امور کے متعلق خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہوئی ہے اور ہم حضور کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں مصروف ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دلی جوش پیدا کرنے والے ان ہر دو محرکوں کو خیال میں لا کر اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے ہر سہ امور کے متعلق دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر ہمیں ہماری تینوں مرادیں عطا فرما دے۔

آخر میں ہم اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء، اے رحیم اور مشکل کشا تو خود ہی ہمیں ان دونوں محرکوں سے متمتع فرما کیونکہ تیری توفیق کے بغیر ہم ان محرکوں سے حقیقی رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا سکتے پھر تو خود ہی ہماری دعاؤں کو دلی جوش سے بھر دے اور اپنے فضل سے ہم عاجزوں پر رحمت کی نظر کر۔ اور ہماری دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نواز۔ کیونکہ ہم اور ہماری ادھوری دعائیں کچھ نہیں — سب منحصر ہے رحمتِ پروردگار پہ۔

## باہمی اخوت کے آداب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے" (الحجرات آیت ۱۱) جب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں تو پھر ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ باہمی اخوت کے آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ باہمی اخوت کا ایک ادب جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات کی اسی آیت میں آگے چل کر ذکر کیا ہے یہ ہے کہ وہ آپس میں میل ملاپ بڑھائیں اور باہم لڑائی جھگڑا نہ کریں اور اگر کبھی دو مومنوں میں باہم رنجش یا لڑائی جھگڑا ہو جائے تو دوسرے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی باہم صلح کرا دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دو مومنوں کے لئے جو باہم لڑ پڑیں اور ایک دوسرے سے میل ملاقات اور سلام دعا بند کر دیں لازمی قرار دیا ہے کہ وہ ایسی صورت پیدا ہونے پر تین دن سے زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ کشیدہ نہ رہیں چنانچہ حضرت ابو ایوبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ جب ایک دوسرے کا سامنا ہو تو وہ ادھر منہ پھیر کر گزر جائے اور یہ ادھر منہ موڑ لے۔ نیز فرمایا ان میں سے اچھا وہ ہے جو دوسرے کو پہلے السلام علیکم کہے (مسلم)

## ایمان کے عملی تقاضے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں جہاں ایمان کے عمومی تقاضوں نیز ان لوگوں کے اوصاف کا ذکر آتا ہے جو ایمان میں عام مومنوں سے افضل ہوتے ہیں وہاں کامل الایمان کی علامات اور کامل الایمان مومنوں کے اوصاف پر بھی نہایت [illegible] پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ
اَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدْ
اَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

یعنی کامل الایمان وہ ہے جو خدا کے واسطے دوستی اور خدا کے واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے خدا ہی کے احکام کے مطابق نہ دے خدا کے واسطے دوستی رکھنا اور خدا کے واسطے دشمنی رکھنا نیز جب دینا تو خدا کے نام پر دینا اور جہاں نہ دینا وہاں خدائی احکام کے ماتحت نہ دینا یہ کامل الایمان لوگوں کی خاص علامات ہیں ایمان کا یہ وہ آخری درجہ اور مقام ہے کہ جہاں انسان کا اپنا نفس درمیان سے بالکل اٹھ جاتا ہے اور وہ خالصۃً خدا ہی کا ہو جاتا ہے اس کی ہر حرکت اور سکون خدا کے لئے ہو جاتے ہے اپنا اس کا کچھ باقی نہیں رہتا اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں یہ کہنے کے قابل ہو جاتا ہے کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

"اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

(توبہ آیت ۴۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس مقدس صحابی کی سیرت کے متعلق آج مجھے کچھ عرض کرنا ہے ان کا ذکر سورہ توبہ کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو میں نے ابھی پڑھی اس رفیق غار کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا صاحب قرار دیا ہے علماء نے کہا ہے کہ جو ابوبکرؓ کے صاحب رسول ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں۔

فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ الْعَزِیْزَ نَطَقَ اَنَّهٗ صَاحِبُهٗ

کہ قرآن نے انہیں صاحب رسول کہا ہے (اسد الغابہ) اور یہ مصاحبت حضرت ابوبکرؓ کو زندگی میں بھی حاصل رہی اور زندگی کے بعد بھی۔

اسد الغابہ کے مصنف علامہ ابن اثیر اپنی کتاب میں فرماتے ہیں

وَهُوَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ فِی الْهِجْرَةِ وَالْخَلِیْفَةُ بَعْدَهٗ۔ (اسد الغابہ ۲۰۵/۳)

پھر اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ کی ضمیر کا مرجع ابن عربی نے حضرت ابوبکرؓ کو قرار دیا ہے (قرطبی) کہ غار میں انہیں ہی حضور کے متعلق گھبراہٹ تھی۔

قرآن کریم کی بے شمار آیات میں صحابہ کی تعریف کی گئی ہے اور انہیں بارگاہ ایزدی سے خوشنودی عطا ہوئی ہے لیکن اس برگزیدہ ہستی کی خوش قسمتی میں کس کو شک ہو سکتا ہے جو کسی نص صریح کا مشار الیہ ہے ارشادات رسول میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارہ میں اتنا کچھ کہا گیا ہے کہ میرا آج کا مضمون اس کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے مجھے اس وقت آپ کی سیرت کو بیان کرنا ہے۔ لیکن آپ کی سیرت کو بیان کرنے سے قبل آپ کے فضائل میں سے کچھ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جس ذات گرامی کی سیرت مجھے عرض کرنا ہے اس کا مقام اللہ اور رسول کے نزدیک کیا ہے۔

یہ حدیث تواتر میں زبان زد خلائق ہے کہ

اَبُوْبَكْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ نَبِیٌّ (جامع الصغیر)

ابوبکر اس امت میں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو سب سے افضل ہیں۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقام کی تعیین فرمائی ہے

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَعَلِمْتُ اَنَّ الصِّدِّیْقَ اَعْظَمُ شَانًا وَاَرْفَعُ مَكَانًا مِّنْ جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ" (سر الخلافہ)

مجھے خدا نے بتایا ہے کہ صدیق اکبر تمام صحابہ سے مرتبہ اور شان میں بلند تھے۔

آپ کے مرتبہ اور شان کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حضرت ابوسعید راوی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَیَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔ (ترمذی)

رسول خدا نے فرمایا کہ بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم ستارے کو آسمان کے افق پر دیکھتے ہو اور ان بلند درجہ والوں میں ابوبکر اور عمر ہیں اور وہ دونوں بہت اچھے ہیں

## جنتیوں کے سردار

کسی مسلمان کے لئے یہ کوئی کم باعث فضیلت ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جنتی کا خطاب ملے اور حضرت ابوبکرؓ کو نہ صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی قرار دیا ہے (اسد الغابہ) بلکہ انہیں جنتیوں کے سردار فرمایا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں۔

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَیِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ (ترمذی)

میں رسول پاک کے ساتھ تھا کہ حضرت ابوبکر اور عمرؓ تشریف لائے اور حضور نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ یہ ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں تمام جنتیوں کے جو پہلے گذر چکے یا بعد میں آنے والے ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

مستدرک حاکم کی ایک حدیث ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا

اَمَا اِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ

کہ میری امت میں سے سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے

(حلیہ ۳ ص ۳۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے آپ وہ خوش بخت ہیں جن کے متعلق ان کے مخدوم کو بذریعہ وحی کہا گیا کہ ابوبکرؓ کو کہہ دیں کہ خدا ان سے راضی ہو گیا۔

حمید بن انس راوی ہیں

جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَحْیٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَاُ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَكَ قُلْ لِعَتِیْقِ ابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنَّهٗ عَنْهُ رَاضٍ

(اسد الغابہ ۲۱۶/۳)

کہ جبریل حضور کی خدمت میں وحی لے کر حاضر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکو سلام بھجوایا ہے اور فرمایا ہے عتیق ابن ابی قحافہ کو کہہ دیجئے کہ وہ ان سے راضی ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ تو یہ عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا خوب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر تجھے بھی فرشتے یہ ندا دیں گے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَرَاْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَقُلْتُ مَا اَحْسَنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ اَمَا اِنَّ الْمَلَكَ سَیَقُوْلُهَا لَكَ عِنْدَ الْمَوْتِ

(کنز العمال ص ۶)

ایک روز حضور مسجد نبوی میں تشریف لائے آپکی ایک طرف حضرت ابوبکرؓ تھے اور دوسری طرف عمرؓ آپکا ایک ہاتھ ابوبکرؓ کے کندھے پر تھا اور دوسرا عمرؓ کے شانے پر آپ نے فرمایا لوگو ہم اس طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے الفاظ حدیث یہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاِحْدٰى یَدَیْهِ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَالْاُخْرٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (مستدرک ۶۸/۳)

## جسد نبوی کے اعضاء

عبد اللہ بن حنطبؓ سے مروی ہیں کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جانب دیکھا اور فرمایا یہ دونوں میرے کان اور آنکھیں ہیں۔

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ (مستدرک ۶۹/۳)

شاعر نبوی حضرت حسان بن ثابتؓ نے آپ کا مقام بیان کرتے ہوئے کہا۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَقَدْ
طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَا
وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا
مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ بَدَلًا

وہ دو میں سے ایک یعنی حضرت ابوبکرؓ غار میں تھے اس غار میں جب دشمن نے پہاڑ پر چڑھ کر اس غار کا طواف کیا اور وہ رسول خدا کے محبوب ہے کہ جن کا بدل مخلوق میں کوئی نہ تھا۔ حضرت سعید بن المسیب جنہیں محدثین نے افضل التابعین کے خطاب سے نوازا فرماتے ہیں۔

كَانَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الْوَزِیْرِ فَكَانَ یُشَاوِرُهٗ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِهٖ وَكَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْاِسْلَامِ وَكَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْغَارِ وَكَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْعَرِیْشِ یَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْقَبْرِ وَلَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَدِّمُ عَلَیْهِ اَحَدًا (مستدرک ۶۳/۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور کے بمنزلہ وزیر تھے حضور ہر معاملہ میں آپ سے مشورہ کرتے وہ اسلام میں حضور کے دوسرے تھے غار میں حضور کے دوسرے تھے۔ بدر کے دن جھونپڑی میں دوسرے قریبی تھے قبر میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دوسرے قریبی تھے۔ حضور ان سے آگے کسی کو نہ کرتے تھے۔

اور حضور کے زمانہ میں ہی فتویٰ کا کام آپ کے سپرد تھا (کنز العمال جلد ۶)

## خدائی انتخاب

خدائے ذوالعرش جب اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے کسی کو منتخب کرتا ہے تو وہ اس وقت کے انسانوں میں سے سب سے بہتر انسان کو منتخب فرماتا ہے وہ اس دل کو چنتا ہے جو اس کی محبت میں سب سے زیادہ گداز ہوتا ہے۔ خدا کا عرش اور تجلی گاہ وہی قلب قرار پاتا ہے جو سب سے زیادہ اصفیٰ ہو اور پھر تقدیر خداوندی اس شخص کی تائید کے لئے ان قلوب اور ہاتھوں کو منتخب فرماتی ہے جو اس کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر ہوتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ فِی قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَہُ بِرِسَالَتِہٖ وَانْتَخَبَہٗ بِعِلْمِہٖ ثُمَّ نَظَرَ فِی قُلُوْبِ النَّاسِ بَعْدَہٗ فَاخْتَارَ لَہٗ اَصْحَابًا فَجَعَلَھُمْ اَنْصَارَ دِیْنِہٖ وَوُزَرَاءَ نَبِیِّہٖ (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ پس آپ کو اپنی رسالت سے سرفراز فرمایا اور انتخاب اللہ نے اپنے علم کی بناء پر کیا۔ آپ کے انتخاب کے بعد پھر لوگوں پر نگاہ ڈالی تو بہترین عباد کو صحابہ کے لئے منتخب فرمایا پس ان کو رسول خدا کے دین کے انصار اور اپنے نبی کے وزراء بنایا

اسی حقیقت کے متعلق مامور زمانہ حکم و عدل علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پاکر فرمایا۔

وَاَظْھَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ اَنَّ الصِّدِّیْقَ وَالْفَارُوْقَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا مِنْ اَھْلِ الصَّلَاحِ وَالْاِیْمَانِ وَکَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰثَرَھُمُ اللّٰہُ وَخُصُّوْا بِمَوَاھِبِ الرَّحْمٰنِ ۔ (سر الخلافہ ص ۳)

کہ مجھ پر میرے پروردگار نے ظاہر کیا کہ صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اہل صلاح اور اہل ایمان میں سے تھے ان میں سے جن کو اللہ نے چن لیا اور خدا نے اپنے افضال سے مختص فرمایا۔

پس جس برگزیدہ ہستی کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء کا خلیفہ بنایا وہ یقیناً اس مقام کا اہل تھا کہ خدا کی نعمت اسی کو ملتی ہے جو اس کا اہل ہو یقیناً حضرت ابوبکر ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت اور اسلام کی نصرت اور رسول خدا کی خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے

## نام و نسب

آپ کا نام عبداللہ تھا باپ کا نام عثمان تھا۔ نسب نامہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی۔ والدہ کا نام سلمیٰ اور آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم۔ اسی طرح آپ کی کنیت ابوبکر تھی۔ والد کی کنیت ابو قحافہ اور والدہ کی کنیت ام الخیر تھی۔ لقب آپ کا صدیق اور عتیق تھا۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۰۵)

عتیق لقب کی وجہ:۔

عتیق کے لفظی معنے خوبصورت اور آزاد کے ہیں۔ ابن اثیر نے اس لقب کی چار وجوہات بیان کی ہیں۔

(۱) لیث بن سعد اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ انما قیل لہ عتیق لجمالہ وعتاقۃ وجھہ کہ ان کے جمال اور روشن چہرہ کی وجہ سے عتیق لقب دیا گیا۔

(۲) مصعب زبیری اور دیگر نسب کے کچھ ماہرین نے لکھا۔

اِنَّمَا سُمِّیَ اَبُوْبَکْرٍ عَتِیْقًا لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ فِیْ نَسَبِہٖ شَیْءٌ یُعَابُ بِہٖ

کہ ابوبکر کو عتیق کا لقب اس لئے دیا گیا کہ ان کا نسب بے عیب اور بے داغ تھا

(۳) وَقَالَ آخَرُوْنَ وَکَانَ لَہٗ اَخَوَانِ اَحَدُھُمَا یُسَمّٰی عَتِیْقًا مَاتَ عَتِیْقٌ قَبْلَہٗ فَسُمِّیَ بِاسْمِہٖ۔

بعض دوسروں نے کہا ان کے دو بھائی تھے جن میں سے ایک کا نام عتیق تھا وہ فوت ہوگیا تو ان کی پیدائش پر ان کا نام عتیق رکھا گیا۔

(۴) وَقَالَ آخَرُوْنَ اِنَّمَا سُمِّیَ عَتِیْقًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا فَسُمِّیَ عَتِیْقًا بِذٰلِکَ (الاستیعاب ج ۱)

کچھ دوسروں نے عتیق کی وجہ یہ بیان کی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جس کو آگ سے آزاد مرد دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اس کو دیکھے۔

اس مفہوم کی روایت اسد الغابہ میں ابن اثیر حضرت عائشہ سے لائے ہیں الفاظ یہ ہیں

اِنَّمَا سُمِّیَ عَتِیْقًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ ...... عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا۔ (اسد الغابہ ج ۳)

آپ کا لقب عتیق اس لئے ہے کہ رسول خدا نے آپ کو آگ سے آزاد قرار دیا ہے۔ حضرت عائشہ مروی ہیں کہ حضرت ابوبکر ایک دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ ابوبکر تم عتیق من النار ہو۔ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

(باقی)

# محترم چوہدری بشارت احمد صاحب مرحوم

(از مکرم افتخار احمد صاحب بکنگھم شائر۔ انگلستان)

میرے عزیز دوست چوہدری بشارت احمد سکنہ پلیر (حال کھاریاں) مورخہ ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی رات موٹر کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے آپ نے ایک علمی اور دینی گھرانے میں پرورش پائی۔ زمیندار کالج گجرات سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ جس کے بعد آپ نے الائڈ بیکریا میں بحیثیت انسپکٹر ملازمت اختیار کرلی۔ آپ نے ملازمت کا بیشتر حصہ کھاریاں میں ہی گزارا۔

آپ نہایت مخلص۔ نیک کم گو اور متقی انسان تھے اپنی شگفتہ مزاجی اور بلند اخلاقی کے باعث بہت ہر دل عزیز تھے۔ سادگی آپ کا شعار تھا۔ نفرت کینہ اور بغض کے نام سے ناآشنا تھے۔

آپ کی گفتگو میں بڑا وقار تھا گھریلو معاملات ہوں یا رشتہ داروں سے تعلقات و دوستوں سے حسن سلوک ہو یا محکمانہ ذمہ داریاں آپ کی زندگی ہر لحاظ سے قابل تقلید تھی۔

کھاریاں میں اپنے بھائی کے پاس رہتے تھے ان کے بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ میں نے ان کے منہ سے کبھی گالی نہیں سنی اور ہر ایک کو اس کے نام سے بڑی تہذیب کے ساتھ پکارتے۔ اگر کوئی خلاف طبیعت بات ہوتی تو خاموش ہو جاتے گھریلو کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے اور گھر کی ضروریات کا بڑا خیال رکھتے۔ مہمان نوازی ان کا وصف تھا۔ مرحوم میں ایک بہت بڑی خوبی تھی جس کی وجہ سے تمام حلقۂ احباب میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے کہ آپ نے کبھی کسی دوست اور دشمن کا شکوہ نہیں کیا اور نہ کبھی کسی کو برا کہا۔

آپ ہر شخص کو بڑی انکساری سے ملتے اور اس کی بات توجہ سے سنتے۔ آپ کے ماتحت عملہ آپ کے پاس آتا تو آپ ان کی بات توجہ سے سنتے اور محکمانہ کام کو بڑی توجہ سے سرانجام دیتے۔ میں نے چوہدری صاحب مرحوم کو نہایت قریب سے دیکھا انہیں احمدیت کے ساتھ خاص لگن تھی۔ انسانی ہمدردی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ دوستوں کے ساتھ نہایت وفاداری اور پیار سے پیش آتے۔

خاکسار کے ساتھ مرحوم کا خاص تعلق تھا ان کی زندگی کے بہت سے ایسے واقعات ہیں جو ہمیشہ میرے دل میں زندہ رہیں گے۔ مگر ان میں سے صرف ایک کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مرحوم کا آخری واقعہ تھا جس نے مجھے ان کا حقیقی شیدائی بنا دیا تھا

۵ مئی ۱۹۷۱ء کو جب خاکسار انگلستان کیلئے روانہ ہوا۔ چوہدری صاحب مجھے الوداع کہنے آ رہے تھے کہ لیٹ ہو گئے۔ چوہدری صاحب نے کھاریاں سے بس پکڑی اور وزیر آباد ریلوے سٹیشن پر گاڑی سے قبل پہنچ گئے۔ جب گاڑی وزیر آباد سٹیشن پر رکی تو مرحوم ہمیں تلاش کرتے ہوئے ہمارے ڈبے میں آ گئے۔ میں دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ چوہدری صاحب یہاں کس طرح۔ انہوں نے مجھے سارا قصہ سنایا تو میں نے کہا آپ نے اتنی تکلیف کیوں کی۔ تو فرمانے لگے میں نے تو ارادہ کیا ہوا تھا کہ اگر وزیر آباد ملاقات نہ ہو سکی تو لاہور گاڑی ایک گھنٹہ رکتی ہے وہاں جا کر افتخار کو ضرور ملوں گا۔ آپ پردیس جا رہے ہیں زندگی کا پتہ نہیں شاید پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس سے قبل بھی میں مرحوم کی بہت عزت کرتا تھا۔ مگر اس واقعہ نے تو مجھے ان کا شیدائی بنا دیا تھا۔

مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ وہ واقعی ہی اس عزیز دوست سے آخری ملاقات تھی۔ میرا یہ دوست تو اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ مگر ان کے ساتھ گزرا ہوا وقت ہمیشہ یاد رہے گا۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ خاکسار خیال کر رہا تھا کہ انشاء اللہ ستمبر میں پاکستان جانا ہے اور برادرم بشارت ابھی تک کھاریاں میں ہیں ان کی صحبت میں وقت گزارنے کا موقعہ مل جائیگا اور دونوں انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر جا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے۔ جب کہ خلافت ثالثہ کی بیعت بھی خاکسار اور مرحوم نے ایک دن ہی حضور کے دست مبارک پر کی تھی۔ مگر کیا معلوم کہ جب یہ خیال آ رہا تھا اس وقت برادرم بشارت اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے مل چکے ہیں اور ہمارے لئے صرف ماضی کی یادیں چھوڑ گئے ہیں۔

میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں لے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# انتخاب عہدیداران

۱۔ ایسی جماعتیں جن کی طرف سے نئے سہ سالہ انتخاب عہدیداران برائے سال ۵۰/۷۱ تا ۵۳/۷۴ بغرض منظوری نظارت ھذا میں موصول ہوئے ہیں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انتخابی رپورٹیں زیر کارروائی ہیں۔ عنقریب دفتری کارروائی کی تکمیل کے بعد منظوریاں جاری کر دی جائیں گی۔

۲۔ ایسی جماعتیں جنہوں نے نئے سہ سالہ انتخاب عہدیداران کی رپورٹیں ابھی تک نظارت ھذا میں نہیں بھجوائیں وہ فوری طور پر اس اہم امر کی طرف توجہ فرمائیں اور انتخاب حسب قواعد کروا کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

۳۔ جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ نمبر ۳۰۱ کے مطابق "جب تک جدید عہدیداران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدیدار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی کام کرتے رہیں گے" امید ہے کہ عہدیداران اس قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اعلیٰ)

## اعلان دربارہ ہفتہ قرآن مجید

جماعتوں نے گزشتہ دنوں ہفتہ قرآن مجید منایا ہے۔ امید ہے کہ ہر جگہ مقررہ عنوانوں پر تقاریر ہوئی ہوں گی۔ امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید کے بارے میں کارگزاری سے فوری طور پر مطلع فرما دیں اس میں دیر نہ کی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

## حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں ... اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے تا کہ خدا کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں۔ ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔"

اس وقت اسلام پر بہت ہی نازک وقت ہے پس ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خود بھی حصہ لیں اور دیگر دوستوں کو بھی شمولیت کی تحریک کریں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت کو زیادہ سے زیادہ اپنے اوپر برستے ہوئے دیکھیں

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## خدائے واحد کا نام بلند کرنا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دُور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ اور اب اس کے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور دُنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دُنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دُنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے، خدا کے نام سے گونجنے لگے۔"

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

گولبازار ربوہ میں دکان کرنے کا بہترین موقعہ
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ میں چند دکانیں خالی ہوئی ہیں ہر قسم کا کاروبار کرنے کے لئے باموقع ہیں کرایہ بالکل مناسب ہے تفصیل کے لئے
احمد کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
پر تشریف لائیں۔

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

## دعوت استقبالیہ

مورخہ ۳۰ شہادت ۱۳۵۰ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کی طرف سے مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی (نئے مربی) کی آمد پر ایک دعوت عصرانہ ترتیب دی گئی۔ جس میں اراکین مجلس عاملہ، جماعت ہٰذا کے صدر مکرم منشی محمد حسین صاحب اور بعض دوسرے اصحاب کے علاوہ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر مقامی۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ اور مکرم محمد حنیف صاحب نائب قائد ضلع کراچی نے شرکت فرمائی۔

خورد و نوش کے بعد مکرم عبدالباری صاحب قیوم شاہد نے تلاوت قرآن کریم کی مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ قائد نے مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں ممبران عاملہ نے اپنے اپنے شعبوں کی مختصر کارگزاری بیان کی جس پر محترم امیر صاحب نے انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے ایڈریس کے جواب میں مختصر مگر پُر اثر خطاب فرمایا اور مقامی جماعت اور مقامی مجلس کی بیداری پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے احباب جماعت کو اپنے تعاون کی پیشکش کی۔ دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## درخواست ہائے دعا

ہماری بڑی بہن بشریٰ پروین اہلیہ چوہدری شمشاد احمد صاحب ککھری عطا آباد شیخوپورہ بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (امۃ الجمیل امۃ النصیر دختران کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرا بیٹا چوہدری منیر الدین ایم اے یکم جون کو عمرہ کرتا ہوا امریکہ جا رہا ہے۔ احباب کرام سے سلامتی سے پہنچنے اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کیپٹن چوہدری صاحب دین۔ راجگڑھ لاہور)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ ایک ماہ سے شدید طور پر بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(علی دین صدیقی کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۴۔ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب پنشنر آف چک ۸۲/ج ضلع سرگودھا کا مثانے کا اپریشن سول ہسپتال سرگودھا میں ہوا ہے۔ تا حال کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اور بخار کی بھی شکایت رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

(محمود احمد۔ محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

۵۔ میرے ماموں مکرم پرویز احمد صاحب لون آف لیسر در عرصہ چھ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا اور اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ (ارشاد احمد شہباز۔ لیسر در)

۶۔ خاکسار کی لڑکی چار پانچ روز سے سخت بیمار چلی آرہی ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

اسی طرح ایک لڑکا بھی بعارضہ خسرہ و بخار بیمار ہے اسکی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد ربوہ)

۷۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ (حوالدار محمد شفیع از لائل پور)

۸۔ میرے پھوپھا مکرم غلام رسول صاحب آف کمہار پورہ لاہور درخت گرنے سے سخت زخمی ہو کر چند دن بیمار رہ کر اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرشید کارکن وکالت مالی ثانی۔ تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## وقفِ اولاد کی اہمیّت حضرت فضل عمرؓ کے الفاظ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اس سے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گُر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں۔ اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا جو ان کو اتنی برکت دے دی۔ ہر شخص جو آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے رستے میں قربان کر دے ان برکات سے حصّہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو عطا کیں۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

## سیکرٹریان مال۔ وقفِ جدید کے ادا شدہ چندے کی تفصیل بھی بھیجیں

عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے احباب کی طرف سے اپنے اپنے حلقے میں وقف جدید کے چندے کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔ مگر سیکرٹری صاحبان مال یا محاسب صاحب مرکز میں یہ چندہ بھیجتے وقت وضاحت نہیں کرتے۔ کہ ارسال کردہ رقم میں کون سے احباب کا چندہ شامل ہے۔ اور وہ چندہ آیا بقایا ہے۔ یا سالِ رواں کی رقم ہے؟

یہ وضاحت نہایت ضروری ہے کیونکہ جب تک نام بنام تفصیل نہ ہو۔ کھاتے پر اُن احباب کے اسماء کے سامنے ان کے چندے کی رقم درج نہیں ہو سکتی۔ اور وہ رقم مدّ بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے۔

اگر سیکرٹریان مال یا محاسب صاحبان۔ ایک کارڈ کے ذریعے دفتر مال۔ وقفِ جدید کو یہ بھی مطلع فرما دیا کریں۔ کہ فلاں کوپن کے ماتحت جو رقم داخل خزانہ ہوئی ہے۔ وہ فلاں فلاں صاحب کی ہے۔ تو اندراجات فوراً ہو سکیں گے اور وہ احباب بھی مطمئن ہوں گے جنہوں نے چندے کی رقم ادا کر دی ہے۔

صرف خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو مجموعی رقم یا چندہ وقف جدید کی رقم ارسال کر دینا کافی نہیں۔ اس کی تفصیل بہرحال ضروری ہے۔ جو متعلقہ دفتر کو پہنچنی چاہیئے۔

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

**ضروری اعلان** } بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس ماہ کا مصباح یکم کی بجائے ۱۰ جون کو پوسٹ ہوگا۔ (مدیرہ مصباح)

### درخواستِ دُعا

"قاضی منصور احمد صاحب بھٹی کے چھوٹے بچے بعمر ۱۲ سال کے بائیں بازو کی کہنی کے پاس FRACTURE ہو گیا ہے۔ پلستر لگا دیا گیا تھا لیکن بازو میں شدید درد اور سخت بے چینی ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بچے کی جلد صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دُعا ہے"

(شہزادہ قمر الدین مبشر
دار الصدر شمالی ربوہ)

9949

۵۲۵۴

## خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں تقاریر کا پروگرام

یہ کلاس ۲۹ مئی بروز ہفتہ سے شروع ہے۔ یہ پروگرام روزانہ سوا پانچ بجے شام ایوان محمود میں ہوا کرے گا۔

۱۔ ۲۹ مئی بروز ہفتہ۔ سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (محبت الٰہی) مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف
۲۔ ۳۰ مئی " اتوار۔ اخلاق فاضلہ (ایثار و جذبہ خدمت) مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم
۳۔ ۳۱ مئی " سوموار۔ الخیر کلّہ فی القرآن۔ مکرم مولانا ابوالعطا صاحب
۴۔ یکم جون بروز منگل۔ خبر اور اس کے بنانے کا طریق۔ مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل
۵۔ ۲ " " بدھ۔ قیام و استحکام پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۶۔ ۳ " " جمعرات۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۷۔ ۴ " " جمعہ۔ غیر مبایعین کا موقف۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد
۸۔ ۵ " " ہفتہ۔ نظام خلافت کی اہمیّت۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر
۹۔ ۶ " " اتوار۔ مجلس سوال و جواب۔ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۱۰۔ ۷ " " سوموار۔ احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۱۔ ۸ " " منگل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ مغربی افریقہ اور اس کے اثرات و نتائج
مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم
۱۲۔ ۹ " " بدھ۔ ریکارڈ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹ جون کو بعد نماز عشاء بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام سے متعلق سلائیڈز کا پروگرام ہوگا۔

## روزانہ پروگرام تربیتی کلاس

| | | |
|---|---|---|
| ۳-۱۵ | بیداری و نماز تہجد | |
| ۴-۱۵ تا ۴-۴۵ | نماز فجر اور درس قرآن مجید و حدیث | |
| ۴-۴۵ تا ۵-۰۰ | تلاوت قرآن مجید (انفرادی طور پر) | |
| ۵-۰۰ تا ۵-۳۰ | تعارف مختلف گیمز و اجتماعی ورزش (زیر نگرانی مکرم مہتمم صاحب صحت جسمانی) | |
| ۵-۳۰ تا ۷-۳۰ | ناشتہ و تیاری کلاس | |
| ۷-۳۰ تا ۸-۱۵ | قرآن مجید | مکرم میاں عبدالحی صاحب |
| ۸-۱۵ تا ۸-۴۵ | فقہ | مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب |
| ۸-۴۵ تا ۹-۱۵ | علم کلام | مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تصنیف و اشاعت |
| ۹-۱۵ تا ۹-۴۵ | حدیث | مکرم بشیر احمد صاحب شمس |
| ۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ | درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام | |
| ۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰ | تفریح | |
| ۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ | قواعد عربی | مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب |
| ۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ | ردّ عیسائیت | مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر |
| ۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰۰ | ابتدائی طبی امداد | مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی |
| | شہری دفاع | مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب |
| ۱۲-۰۰ تا ۱-۴۵ | کھانا دوپہر و نماز ظہر | |
| ۱-۴۵ تا ۴-۰۰ | قیلولہ (آرام) | |
| ۴-۰۰ تا ۵-۰۰ | مشق تقاریر زیر نگرانی | محمد جلال شمس صاحب |
| ۵-۰۰ تا ۵-۱۵ | نماز عصر | |
| ۵-۱۵ تا ۶-۰۰ | تقاریر علماء سلسلہ | |
| ۶-۰۰ تا ۷-۰۰ | کھیل | زیر نگرانی مکرم مہتمم صاحب صحت جسمانی |
| ۷-۰۰ تا ۸-۳۰ | نماز مغرب و کھانا | |
| ۸-۳۰ تا ۸-۴۵ | نماز عشاء | |

(ناظم تعلیم تربیتی کلاس)